روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 2 فروری 2013ء 20 ربیع الاوّل 1434 ہجری 2 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 28

قراءت مفسرہ

حضرت یعلٰی بن مملک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضور ﷺ قرآن کریم کی تلاوت کا کیا طریق تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آنحضور ﷺ کی قراءت ’’قراءت مفسرہ‘‘ ہوتی تھی یعنی جب آپ ﷺ تلاوت کیا کرتے تھے تو سننے والے کو ایک ایک حرف کی الگ الگ سمجھ آرہی ہوتی تھی۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء کیف قراءۃ النبی ﷺ)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے بعض خدام کو یہ کام سپرد فرمایا کہ وہ قرآن مجید کے اسماء، افعال اور حروف کی فہرستیں تیار کریں۔ اس طریق سے خدام میں قرآن مجید کی خدمت اور اس پر غور وفکر کی عادت پیدا کرنا مقصود تھا۔

مولوی ارجمند خانصاحب کا بیان ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں میرے حصہ میں اٹھارہواں پارہ آیا جو میں نے پیش کردیا۔

ایک بار آپ نے 12 دوستوں کو تحریک فرمائی کہ اڑھائی اڑھائی پارے یاد کرلیں۔ اس طرح سب مل کر حافظ قرآن بن جائیں۔ (تشحیذ الاذہان مارچ 1912ء جلد 7 ص 101)

قرآن وحدیث سے حضور کی محبت کا پرتو تھا کہ احباب جماعت کے دل میں خدمت قرآن کے نئے ولولے جنم لیتے تھے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب نے 1913ء میں جماعت کی طرف سے قرآن مجید کے مستند اردو ترجمہ اور بخاری اور دوسری دینی کتب کے تراجم شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی اور حضرت خلیفہ اول سے درخواست کی کہ آپ مجھے ترجمہ اور نوٹ عنایت فرماویں نیز کچھ روپیہ بھی بخشیں۔ حضرت خلیفہ اول نے اس تحریک پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے، اعانت کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا یہ مبارک تحریک ہے اللہ تعالیٰ اس کو مثمر ثمرات برکات کرے آمین۔ خاکسار انشاء اللہ تعالیٰ بقدر طاقت امداد کو حاضر ہے۔ (بدر 18 ستمبر 1913ء ص 4،3)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام پر نور فاؤنڈیشن قائم فرمائی جو احادیث کی مستند کتب کے تراجم شائع کررہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نزدیک قرآنی علوم ومعارف کے خزانے لافانی تھے اس لئے کسی درس میں ان کو مکمل سمیٹنے کا کوئی سوال نہیں تھا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہنا ضروری تھا۔

ایک بار ختم قرآن کے موقعہ پر آپ درس دینے کے لئے بیت الذکر میں کھڑے ہوئے سامنے ایک بڑی چادر میں بتاشے رکھ دیئے گئے۔ حضور نے درس دیتے ہوئے فرمایا۔ ان کو اٹھالو۔ تمہیں ختم قرآن کی خوشی ہے اور نورالدین کو غم ہے کہ پھر زندگی میں قرآن مجید ختم کرنا نصیب ہوگا یا نہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 3 ص 559)

دونفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

تمباکونوشی کی مضرت

ایک شخص نے امریکہ سے تمباکونوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے اشتہار دیا اس کو آپ نے سُنا۔ فرمایا کہ: ’’اصل میں ہم اس لئے اسے سُنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے، نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سنکر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔‘‘

فرمایا: ’’اصل میں تمباکو ایک دھؤاں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے (دین حق) لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 110)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 59

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

گناہوں کی معافی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا احساس تھا کہ جب کچھ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہؓ پر اتہام لگایا اور ان اتہام لگانے والوں میں ایک ایسا شخص بھی تھا جس کو حضرت ابوبکرؓ پال رہے تھے۔ جب یہ الزام جھوٹا ثابت ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے غصہ میں اُس شخص کی پرورش بند کردی جس شخص نے آپ کی بیٹی پر الزام لگایا تھا تو دنیا کا کونسا شخص اِس کے سوا کوئی اور فیصلہ کرسکتا تھا بہت سے لوگ تو ایسے آدمی کو قتل کر دیتے ہیں مگر حضرت ابوبکرؓ نے صرف اتنا کیا کہ اُس شخص کی آئندہ پرورش بند کردی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو سمجھایا اور فرمایا کہ اس شخص سے غلطی ہوئی اور اس نے گناہ کیا مگر آپ کی شان اِس سے بالا ہے کہ ایک بندے کے گناہ کی وجہ سے اُس کو اس کے رزق سے محروم کردیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاد کے ماتحت پھر اُس کی پرورش کرنے لگے۔

(بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ النور باب ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ (الخ)

صبر

آپ فرمایا کرتے تھے کہ مؤمن کے لئے تو دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور سوائے مؤمن کے یہ مقام اور کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ اگر اُسے کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے تو وہ خدا کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعام کا مستحق ہو جاتا ہے اور اگر اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس طرح بھی خدا تعالیٰ کے انعام کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلہ خیر)

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا اور آپ بیماری کی تکلیف کی وجہ سے آپ کراہ رہے تھے تو آپ کی بیٹی فاطمہؓ نے ایک دفعہ بیتاب ہو کر کہا۔ آہ! مجھ سے اپنے باپ کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا صبر کرو آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ)

یعنی میری تکالیف اس دنیا کی زندگی تک محدود ہیں۔ آج میں اپنے ربّ کے پاس چلا جاؤں گا جس کے بعد میرے لئے تکلیف کی کوئی گھڑی نہیں آئے گی۔

اِسی سلسلہ میں یہ واقعہ بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ آپ ہمیشہ وبائی بیماریوں میں ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگ جانا ناپسند فرماتے تھے کیونکہ اِس طرح ایک علاقہ کی بیماری دوسرے علاقہ میں پھیل جاتی ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایسی بیماری کے علاقہ میں کوئی شخص صبر سے بیٹھا رہے اور دوسرے علاقوں میں وبا پھیلانے کا موجب نہ بنے تو اگر اُسے موت آئے گی تو وہ شہید ہوگا۔

(بخاری کتاب الطب باب اجر الصابر فی الطاعون)

تعاون باہمی

آپ ہمیشہ اپنے صحابہؓ کو اس بات کی نصیحت فرماتے تھے کہ آپس میں تعاون کے ساتھ کام کیا کرو۔ چنانچہ اپنی جماعت کے لوگوں کے لئے آپ نے یہ اُصول مقرر کر دیا تھا کہ اگر کسی شخص سے کوئی ایسا جرم سرزد ہو جائے جس کے بدلہ میں اُسے کوئی رقم ادا کرنی پڑے اور وہ اُس کی طاقت سے باہر ہو تو اُس کے محلّہ والے یا شہر والے یا قوم والے مل کر اُس کا بدلہ ادا کریں۔

بعض لوگ جو دین کی خدمت کے لئے آپ کے پاس آیا جاتا کرتے تھے، آپ اُن کے رشتہ داروں کو نصیحت کرتے تھے کہ اُن کا بوجھ برداشت کریں اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی مسلمان ہوئے ایک بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے لگا اور دوسرا اپنے کام کاج میں مشغول رہا۔ کام کرنے والے بھائی نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بھائی کی شکایت کی کہ یہ نکمّا بیٹھا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ خدا تعالیٰ اِسی کے ذریعہ سے تمہیں رزق دیتا ہے اس لئے اس کی خدمت کرو اور اس کو دین کے لئے آزاد چھوڑ دو۔

(ترمذی کتاب الزھد باب فی التوکل علی اللہ)

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جا رہے تھے کہ رستہ میں ایک منزل پر پہنچ کر ڈیرے لگائے گئے اور صحابہؓ میدان میں پھیل گئے تا کہ خیمے لگائیں اور دوسرے کام جو کیمپ لگانے کے لئے ضروری ہوتے ہیں بجا لائیں۔ اُنہوں نے سب کام آپس میں تقسیم کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کوئی کام نہ لگایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے میرے ذمہ کوئی کام نہیں لگایا میں لکڑیاں چنوں گا تا کہ اُن سے کھانا پکایا جاسکے۔ صحابہؓ نے کہا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ہم جو کام کرنے والے موجود ہیں آپ کو کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں! نہیں! میرا بھی فرض ہے کہ کام میں حصہ لوں۔ چنانچہ آپ نے جنگل سے لکڑیاں جمع کیں تا کہ صحابہؓ اُن سے کھانا پکا سکیں۔

(زرقانی جلد 4 صفحہ 265)

چشم پوشی

آپ ہمیشہ اس بات کی نصیحت کرتے رہتے تھے کہ خواہ مخواہ دوسروں کے کاموں پر اعتراض نہ کیا کرو اور ایسے معاملات میں دخل نہ دیا کرو جو تمہارے ساتھ تعلق نہیں رکھتے کیونکہ اس طرح فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کے اسلام کا بہترین نمونہ یہ ہے کہ جس معاملہ کا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہ ہو اُس میں خواہ مخواہ دخل اندازی نہ کیا کرے۔ آپ کا یہ خلق ایسا ہے کہ جس کی نگہداشت کر کے دنیا میں امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ ہزاروں ہزار خرابیاں دنیا میں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کے لئے تو تیار نہیں ہوتے مگر خواہ مخواہ لوگوں کے معاملات پر اعتراض کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

سچ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی مقام تو سچ کے متعلق اتنا بالا تھا کہ آپ کی قوم نے آپ کا نام ہی صدیق رکھ دیا تھا۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ الشعراء باب قولہ وانذر عشیرتک الاقربین)

آپ اپنی جماعت کو بھی سچ پر قائم رہنے کی ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے اور ایسے اعلیٰ درجہ کے سچ کے مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش فرماتے تھے جو ہر قسم کے جھوٹ کے شائبوں سے پاک ہو۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ سچ ہی نیکی کی طرف توجہ دلاتا ہے اور نیکی ہی انسان کو جنت دلاتی ہے اور سچ کا اصل مقام یہ ہے کہ انسان سچ بولتا چلا جائے یہاں تک کہ خدا کے حضور بھی وہ سچا سمجھا جائے۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ یایھا الذین اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین)

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص قید ہو کر آیا جو بہت سے مسلمانوں کے قتل کا موجب ہو چکا تھا۔ حضرت عمرؓ سمجھتے تھے کہ یہ شخص واجب القتل ہے اور وہ بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف دیکھتے تھے کہ اگر آپ اشارہ کریں تو اُسے قتل کر دیں۔ جب وہ شخص اُٹھ کر چلا گیا تو حضرت عمرؓ نے کہا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ شخص تو واجب القتل تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واجب القتل تھا تو تم نے اُسے قتل کیوں نہ کیا۔ اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ اگر آنکھ سے اشارہ کر دیتے تو میں ایسا کر دیتا۔ آپ نے فرمایا نبی دھوکے باز نہیں ہوتا۔ یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ میں منہ سے تو اُس سے پیار کی باتیں کر رہا ہوتا اور آنکھ سے اُسے قتل کرنے کا اشارہ کرتا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 217)

ایک دفعہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! مجھ میں تین عیب ہیں۔ جھوٹ، شراب خوری اور زنا۔ میں نے بہت کوشش کی ہے کہ یہ عیب کسی طرح مجھ سے دور ہو جائیں مگر میں اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ آپ کوئی علاج بتائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک گناہ چھوڑنے کا تم مجھ سے وعدہ کرو۔ دو میں چھڑا دوں گا۔ اُس نے کہا میں وعدہ کرتا ہوں فرمایئے کون سا گناہ چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا جھوٹ چھوڑ دو۔ کچھ دنوں کے بعد وہ آیا اور اُس نے کہا آپ کی ہدایت پر میں نے عمل کیا اور میرے سارے ہی گناہ چھٹ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا بتاؤ کیا گزری؟ اُس نے کہا میرے دل میں ایک دن شراب کا خیال آیا میں شراب پینے کے لیے اُٹھا تو مجھے خیال آیا کہ اگر میرے دوست مجھ سے پوچھیں گے کہ کیا تم نے شراب پی ہے تو پہلے میں جھوٹ بول دیا کرتا تھا اور کہہ دیا کرتا تھا کہ نہیں پی۔ مگر اب میں نے سچ بولنے کا اقرار کیا ہے اگر میں نے کہا کہ شراب پی ہے تو میرے دوست مجھ سے چھٹ جائیں گے اور اگر کہوں گا کہ نہیں پی تو جھوٹ کا ارتکاب کروں گا جس سے بچنے کا میں نے اقرار کیا ہے۔ چنانچہ میں نے دل میں کہا کہ اِس وقت نہیں پیتے پھر پیئیں گے۔ اِسی طرح میرے دل میں زنا کا خیال پیدا ہوا اور اس کے متعلق بھی میری اپنے دل سے یہی باتیں ہوئیں کہ اگر میرے دوست مجھ سے پوچھیں گے تو میں کیا کہوں گا۔ اگر یہ کہوں گا کہ میں نے زنا کیا ہے تو میرے دوست مجھ سے چھٹ جائیں گے اور اگر یہ کہوں گا کہ نہیں کیا تو جھوٹ بولوں گا۔ اور جھوٹ سے بچنے کا میں اقرار کر چکا ہوں۔ اسی طرح میرے اور میرے دل کے درمیان کئی دن تک یہ بحث و مباحثہ جاری رہا۔ آخر کچھ مدت تک اِن دونوں عیبوں سے بچنے کی وجہ سے میرے دل سے ان کی رغبت بھی مٹ گئی اور سچ کے قبول کرنے کی وجہ سے باقی عیبوں سے بھی محفوظ ہو گیا۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

(19)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

داعیان الی اللہ جرمنی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصائح اور سوالوں کے جواب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

16 دسمبر 2012ء

﴿حصہ اول﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی تمام جماعتوں اور شہروں اور قصبوں میں دعوت الی اللہ کی مجالس کا انعقاد کروانے والے خدام اور انصار کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک میٹنگ کا پروگرام تھا۔ اس میٹنگ میں جرمنی میں قائم عربک ڈیسک، بلغارین ڈیسک، ترکش ڈیسک اور رشین ڈیسک کے انچارج صاحبان اور Website Team کے ممبران بھی شامل تھے۔ مجموعی طور پر اس میٹنگ میں شامل ہونے والوں کی تعداد نوے تھی۔

اس پروگرام کا انعقاد بیت کے مردانہ ہال میں کیا گیا تھا۔ سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور اس میٹنگ کا آغاز ہوا۔

داعیان الی اللہ جرمنی کی میٹنگ

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز کیا۔

☆دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کا ایجنڈا دریافت فرمایا۔ جس پر انچارج صاحب نے بتایا کہ ہمارے مختلف زبانوں کے دعوت الی اللہ ڈیسک ہیں جو آج کی اس میٹنگ میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ وہ نوجوان بھی شامل ہیں جو ملک بھر میں اپنی اپنی جماعتوں اور دوسرے علاقوں میں جا کر دعوت الی اللہ کی نشستیں کرتے ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر شعبہ دعوت الی اللہ کے انچارج صاحب نے بتایا کہ ان میں سے کل نوے یہاں حاضر ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمایا کہ اگر یہی نوے دعوت الی اللہ کریں تو کم از کم آپ کی اس سال دو سو ستر بیعتیں ہونی چاہئیں۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ریکارڈ کے مطابق آپ کے داعیان الی اللہ کی تعداد ایک ہزار ہے۔ اگر ہر کوئی ایک ایک بیعت بھی کروائے تو ایک ہزار بیعتیں ہونی چاہئیں۔

سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ اس کے علاوہ تین سو کے قریب Active داعیان الی اللہ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ ان سب کو دعوت الی اللہ کے کام میں involve کریں اور بیعتوں کے حصول کے لئے کوشش کریں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ہمارے داعیان الی اللہ اور لیکچرار پورے جرمنی سے ہیں۔ ہمارا نوجوانوں کو تیار کرنے کا پورا ایک سسٹم ہے۔ تیس کے قریب trained ہو چکے ہیں اور ستر کے قریب ایسے ہیں جو تیار ہو رہے ہیں اور ان میں سے بھی کچھ نے لیکچرز دینے شروع کر چکے ہیں۔ ہماری بیوت اور سنٹرز میں لوگ آتے ہیں۔ مختلف گروپس اور سکولوں کی کلاسز آتی ہیں تو یہ نوجوان ان کو دینی تعلیم کے بارہ لیکچرز دیتے ہیں۔ جماعت کا تعارف کرواتے ہیں اور جو سوالات وہ پوچھتے ہیں ان کے جوابات بھی دیتے ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ میں موجود ایک دوست سے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں لیکچر دیتے ہیں؟ جس پر انہوں نے جواب دیا کہ وہ بیت فضل عمر (ہمبرگ) میں جو لوگ اور گروپس آتے ہیں ان کو جماعت کا تعارف کرواتے ہیں اور ان کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر کافی گروپس آتے ہیں تو جماعت کا جنرل تعارف پیش کرنے میں آپ کی اتنی practice ہو گئی ہو گی کہ جس طرح کسی historical جگہ پر جائیں تو وہاں کے گائیڈ کو پوری history یاد ہوتی ہے جو ایک سرے سے شروع کرتا ہے اور دوسرے سرے تک بولتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح آپ کے لیکچرز بھی اتنے perfect ہو گئے ہیں؟

اس پر ان صاحب نے عرض کیا کہ ہم اپنی پوری کوشش کرتے ہیں۔

☆بعد ازاں سیکرٹری دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ان کی ٹریننگ کا پروگرام سارا سال جاری رہتا ہے۔ ہم ورکشاپس کرتے ہیں اور جو نئے نئے موضوعات آتے ہیں ان پر مربیان کے ساتھ کلاسز رکھی جاتی ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ بیت الرشید (ہمبرگ) میں جو فنکشن ہوا ہے اس کے بعد کچھ اخباروں نے بھی اس کی کوریج کی ہے۔ اس سے پہلے بھی جب مینارے بنے ہیں تب بھی اخباروں نے کوریج دی تھی۔ اس سے وہاں کے لوگوں کو بیت کی طرف کوئی خاص توجہ پیدا ہوئی ہے؟

اس پر سیکرٹری دعوت الی اللہ صاحب نے بتایا کہ توجہ پیدا ہوئی ہے اور وہاں کے ہمسایوں نے بالخصوص ہم سے رابطہ کیا تھا اور ہم نے انہیں کہا تھا کہ کرسمس کے بعد آپ کے ساتھ ایک سپیشل میٹنگ رکھیں گے۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نوجوان سے دریافت فرمایا:

آپ اپنے علاقہ میں ہونے والے پروگراموں کے کیا موضوعات رکھتے ہیں؟ یا جرمنی کے حساب سے آجکل کیا burning topics ہیں؟ ان ملکوں میں یہی حال ہوتا ہے کہ کسی ایک چیز کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور پھر اسی کے بارے میں بار بار سوال کرتے چلے جاتے ہیں۔ اخباروں میں پڑھتے بھی ہیں اور آپ سے سنتے بھی ہیں اور پھر ہر شخص سے وہی بات سننا چاہتے ہیں تا کہ دیکھیں کہ کیا آپ کے جوابوں میں consistency ہے کہ نہیں؟

اس پر اس دوست نے جواب دیا کہ ان کے زیادہ تر اسی قسم کے سوال ہوتے ہیں کہ دین حق میں عورتوں کے حقوق کیا ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر عورتیں یہ سوال زیادہ کرتی ہیں تو پھر ایسی عورتوں کو ہماری عورتوں سے جواب ملے تو زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ جبکہ مردوں کو تو آپ خود بھی جواب دے سکتے ہیں۔

☆ایک صاحب نے عرض کیا کہ ہمارا جنوری میں سیرت النبی ﷺ پر پروگرام کرنے کا ارادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا:

اس کے لئے پورا spade work ہونا چاہئے۔ جہاں جہاں بھی سیرت کے پروگرام کرنے ہیں یا کوئی اور بھی پروگرام کرنا ہو جیسے قرآن کریم کی یا دوسری کتب کی exhibition کا پروگرام کرنا ہو، یا کوئی بھی پروگرام جو جماعت کی طرف سے organize ہوتا ہے تو اس کیلئے پہلے بہت زیادہ spade work کرنا چاہئے۔ اس کی پبلسٹی کرنی چاہئے۔ لوگوں کو بتانا چاہئے۔ تعلقات پیدا کرنے چاہئیں۔ جو تعلقات والے لوگ ہیں ان سے کہیں کہ اپنے لوگوں کو لے کر آئیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان پروگراموں میں شامل ہوں اور ان کے شکوک و شبہات ہیں دور ہوں یا کم از کم دور کرنے کی کافی حد تک کوشش ہو۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ ہمبرگ میں جو پروگرام ہوا تھا اس میں پریس والے آئے تھے اور کہہ رہے تھے انہوں نے کوئی سوال وغیرہ کرنے ہیں؟ بعد میں انہوں نے سوال وغیرہ کئے نہیں؟

اس تقریب کو آرگنائز کرنے والے ایک صاحب نے عرض کیا کہ پریس والے کہہ رہے تھے کہ حضور انور کی تقریر سے ان کو ان کے سب سوالوں کے جواب مل گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹھیک ہے میں نے آپ کو ایک pattern دے دیا ہے۔ آپ اس کو مزید elaborate کر سکتے ہیں۔ میں نے تو مختصر وقت میں مختصر باتیں کرنی تھیں۔ میں نے points دے دیئے کہ یہ یہ باتیں ہیں۔ آپ اس کو جتنا بڑھانا چاہیں بڑھا سکتے ہیں۔

☆ایک دوست نے بتایا کہ مارچ میں ہم نے ایک یونیورسٹی میں پروگرام رکھا ہے جس میں باہر کے ملک سے پروفیسرز بھی آئیں گے۔ انہوں نے پروگرام کی کامیابی کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

☆اس کے بعد امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ Benzheim میں ہماری چھوٹی سی بیت ہے لیکن وہاں کی جماعت جرمنی کی فعال اور مستعد جماعتوں میں سے ایک ہے۔ یہ جماعت سال میں پانچ سے چھ بڑے مؤثر پروگرام کرتے ہیں اور پریس میں بھی ان کو اچھی کوریج ملتی ہے۔ اب

انہوں نے سکول میں ایک نمائش لگائی ہے جس کو کافی لوگ وزٹ کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسری جماعتوں کو بھی ان سے نمونہ پکڑنا چاہئے۔

☆امیر صاحب جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جو پروگرام رکھتے ہیں ان پروگراموں سے قبل ہی پریس کانفرنس رکھ لیا کریں کیونکہ پروگرام کے اختتام پر پریس والے کہتے ہیں کہ ان کو ان کے سوالوں کے جواب مل گئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کی مرضی ہے۔ یورپین پارلیمنٹ میں خطاب سے پہلے ہی پریس کانفرنس رکھی گئی تھی۔ لیکن اگر وہ میرے خطاب سے ہی مطمئن ہو جاتے ہیں تو پھر انہیں تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو ان کے سوالوں کے جواب دینے کیلئے تیار تھا لیکن انہوں نے خود ہی کہا کہ ان کے ذہنوں میں جو سوالات تھے ان کا ان کو جواب مل گیا ہے۔ بہرحال آپ چاہے پہلے رکھ لیں۔ بہرحال پریس والوں کے ذہن میں جو بھی سوال ہوتا ہے وہ پوچھ ہی لیتے ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نوجوان سے دریافت فرمایا کہ ان کا کس جماعت سے تعلق ہے اور وہ اپنی جماعت میں کل کتنے فنکشنز کرتے ہیں؟

اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ان کا تعلق Oznabrug سے ہے اور سال میں اوسطاً دو سے تین پروگرام کرتے ہیں۔

☆اس کے بعد Hannover جماعت کے نمائندے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ انہوں نے اب تک دوران سال کتنے پروگرام کئے ہیں۔

اس پر موصوف نے جواب دیا کہ اب تک اس سال ہمارے تین پروگرام ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ سال میں دس سے بارہ مختلف گروپس ہمارے پاس آتے ہیں اور ان کو ہم organize کرتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ ایک بہت خوشی کی بات ہے کہ دو سال پہلے ادھر ایک آرگنائزیشن تھی جو بیت بنانے کے خلاف تھی۔ اس کے متعلق حضور انور کو دعا کی غرض سے خط بھی لکھا تھا۔ تو وہ جو پہلے ہمارے خلاف تھے اب ہمارے حق میں باتیں کر رہے ہیں حتیٰ کہ اس آرگنائزیشن کے صدر نے ایم ٹی اے سننے کیلئے ڈش بھی لگائی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ''ماشاءاللہ''۔

☆اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک جرمن دوست سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا کہ آپ کا کس جماعت سے تعلق ہے اور جماعت کی تعداد کیا ہے۔

جرمن دوست نے بتایا کہ ان کا تعلق Deiten جماعت سے ہے۔ Deiten کا یہاں سے دو سو پچاس کلومیٹر کے قریب فاصلہ ہے۔ اور جماعت کی تعداد ایک سو تیس ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ وہاں پر آپ کے پاس کوئی بیت ہے؟

اس پر جرمن دوست نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے ہم نے قریباً دو ماہ قبل نماز سنٹر کیلئے ایک جگہ کرائے پر لی ہے۔ اور اب اس جگہ کو تیار کر رہے ہیں تاکہ وہاں پر پبلک پروگرامز رکھے جاسکیں۔ ہم اس سے پہلے ٹاؤن سنٹر میں کرایہ پر جگہ لے کر پبلک پروگرامز رکھتے تھے اور وہاں پر ہی ہم اپنے اجلاسات منعقد کرتے تھے۔ اور ہم باقاعدگی کے ساتھ اپنے علاقہ میں اور اس کے گردو پیش میں دعوت الی اللہ کے پروگرام کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ ان پروگراموں میں بالعموم کس قسم کے سوالات پوچھے جاتے ہیں؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ آجکل لوگ اسرائیل اور فلسطین کے مابین جاری صورتحال پر ہمارا نقطہ نظر پوچھتے ہیں اور اس کے علاوہ ''ختنوں'' کے متعلق بھی سوالات کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگ مغربی تہذیب پر دینی نقطہ نظر کے بارہ میں بھی پوچھتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر freedom of speech کے متعلق دین حق کیا رائے رکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کہ اصولاً سوال تو یہ ہونا چاہئے کہ دین حق کا مغربی تہذیب میں تیزی کے ساتھ آنے والی تبدیلیوں کے متعلق کیا نظریہ ہے؟ کیونکہ آج کل جو نظر آ رہا ہے یہ مغربی تہذیب نہیں ہے۔ مغرب کی تہذیب اب بدل چکی ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ مزید بدل رہی ہے۔ اس لئے سوال یہ ہونا چاہئے کہ مغربی تہذیب میں تیزی کے ساتھ آنے والی تبدیلیوں کی وجوہات کے متعلق دین حق کیا کہتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ تہذیب کیا ہے؟ آجکل culture (ثقافت) کو تہذیب کے ساتھ confuse کیا جاتا ہے۔ آج کا کلچر اور آج کی اقدار سو سال پرانے زمانہ کے کلچر اور اقدار سے بہت مختلف ہیں۔ مختلف نوع کی سہولیات کا ہونا، بجلی کا ہونا، الیکٹرانکس اور میڈیا وغیرہ کا ہونا تہذیب نہیں ہے بلکہ یہ تو ترقی ہے اور ارتقاء ہے۔ کیا سو سال پہلے مغرب تہذیب یافتہ نہ تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر مغرب سو سال پہلے بھی تہذیب یافتہ تھا تو سو سال پہلے ان کے لباس کیسے تھے؟ ان کی اخلاقیات کس طرح کی تھیں؟ تو اس قسم کے سوال آپ کو بھی ایسے لوگوں سے کرنے چاہئیں۔ اگر یہ سب چیزیں اُس دور میں آج کی نسبت مختلف تھیں اور ہم آہنگی، امن اور معاشرہ میں ایک دوسرے کی عزت کرنا جیسی اقدار آج کی نسبت آج سے سو سال قبل زیادہ تھیں تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے یہ اقدار غلط تھیں۔ اگر دین حق قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی احادیث کے مطابق ان بنیادی اقدار کو اپنے اندر محفوظ کرنا چاہتا ہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ دین حق کی کوئی تہذیب نہیں ہے یا پھر دین حق آج کل کی تہذیب کے اندر سمو نہیں سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب ہمارے ہاں کافی وکیل ہیں اور دیگر لوگ بھی ہیں جو کہ مغربی سیاست میں حصہ لے رہے ہیں۔ اگر یہی مغربی تہذیب ہے تو پھر اس پر دین حق کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم اس میں پہلے سے ہی شامل ہیں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ ان کی تہذیب دینی تعلیمات پر عمل کرنے سے روکتی ہے یا بعض ایسی چیزیں کرنے پر مجبور کرتی ہے جو آپ نہیں کرنا چاہتے تو پھر یہ تہذیب نہیں ہے بلکہ یہ تو آپ کے ذاتی معاملات کے اندر دخل اندازی ہے۔ پس جہاں تک تہذیب کا تعلق ہے تو ہم سب تہذیب یافتہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمن نوجوان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

دیکھیں جو آپ نے آج لباس پہنا ہوا ہے وہ تقریباً وہی ہے جو آجکل مغربی لوگ پہنتے ہیں۔ آپ جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ وہی تعلیم ہے جو مغربی لوگ حاصل کرتے ہیں۔ اسی لئے تو مغرب سے تعلق رکھنے کے باوجود آپ نے نوجوانی کی عمر میں احمدیت کو قبول کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

زندگی کے دیگر شعبوں میں جیسے بزنس ہے، سیاست ہے ہمارے نوجوان اس کا حصہ بن رہے ہیں۔ جہاں تک تمدنی حقوق اور ذمہ داریوں کا تعلق ہے ہم وہ سب ادا کر رہے ہیں۔ اور جہاں تک مذہب کا تعلق ہے تو ہر ایک کو اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس حوالہ سے آپ کو بھی ان لوگوں کے سامنے سوالات رکھنے چاہئیں کہ بجائے دین حق پر اعتراضات کرنے اور دین حق اور مغربی تہذیب کے آپس میں تعلق کے بارے میں سوالات اُٹھانے کے، ان سے پوچھنا چاہئے کہ تہذیب دراصل ہے کیا؟ پچاس سال پہلے کس قسم کی تہذیب تھی؟ آج کی تہذیب کیا ہے؟ ان میں کیا فرق ہے؟ آپ اپنے آباء واجداد کو کس طرح مورد الزام ٹھہرا سکتے ہیں کہ وہ تہذیب یافتہ نہیں تھے؟ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ پس ان سے پوچھنے کیلئے بھی کافی سوالات ہیں۔ مذہب کو ایک طرف رکھتے ہوئے آپ کو اس قسم کا مباحثہ بھی کرنا چاہئے اور ان سے پوچھنا چاہئے کہ آج کی تہذیب کے کیا فوائد ہیں اور اس تہذیب کے جو آپ کے آباء واجداد کی تھی کیا فوائد تھے؟ ان لوگوں سے اس قسم کے موضوعات پر بھی بات کی جاسکتی ہے۔

☆اس کے بعد ایک دوست نے سوال کیا کہ ہمارے تربیتی کلاسوں اور سیمینارز میں زیادہ تر topics وفات مسیح، خاتم النبیین وغیرہ ہوتے ہیں لیکن نوجوانوں کیلئے آجکل کے حالات کے مطابق بھی topics رکھنے چاہئیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بالکل ہونے چاہئیں۔ contemporary issues (عصر حاضر کے مسائل) پر بات کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ ہر ملک کے اپنے اپنے topics ہیں۔ وفات مسیح کا تو آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کے ساتھ بحث کرنی ہے تو قرآن کریم کی رو سے کرنی ہے، عیسائیوں سے بحث کرنی ہے تو کیا حوالہ دینا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی آمد کے متعلق عیسائیوں سے بحث کرنی ہے تو کیا دلیلیں دینی ہیں۔ عیسائیوں کیلئے بائبل کی مختلف quotes ہیں کہ بائبل میں کہاں ''محمد'' لکھا ہوا ہے، کہاں ''احمد'' لکھا ہوا ہے؟ قدوسیوں کے ساتھ آنے کا ذکر کہاں کیا گیا ہے؟ اور کہاں ذکر کیا گیا ہے کہ موسیٰ کے بھائیوں میں سے پیدا ہوگا؟ آپ نے عیسائیوں کو اس قسم کی دلیلیں دینی ہیں اور یہ چیزیں عیسائیوں کیلئے بائبل سے بھی ثابت کرنی ہیں اور اگر وہ قرآن پر اعتراض کرتے ہیں تو پتہ ہونا چاہئے کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود کی آمد کے متعلق (-) سے بحث کرنی ہے تو آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ قرآن کیا کہتا ہے، حدیث کیا کہتی ہے اور پھر اس کی صحیح طرح interpretation ہونی چاہئے۔ ان سارے issues پر تو آپ بات کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب رہ گئی بات کہ دین حق اس سوسائٹی میں integrate نہیں ہوسکتا۔ اس حوالہ سے کیا کیا اعتراضات ہیں۔ اس میں عورتوں کا پردہ ہے۔ عورتوں کی free interaction ہے اور اس طرح کے بہت سارے سوال اُٹھتے ہیں۔ مثلاً عورتیں مردوں کے ساتھ نمازوں میں کیوں نہیں اکٹھی ہوتیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھ سے یو۔کے کے ایک politician جو شاید وہاں کی کسی پارٹی کے چیئرمین بھی ہیں نے پوچھا تھا کہ کیا کبھی ایسا زمانہ آئے گا کہ جب

عورتیں اور مرد ایک ہال میں عبادت کرسکیں گے؟ اس نے اپنی طرف سے بڑا سوال کیا تھا کہ کیا دین اتنا advance ہوجائے گا۔ میں نے اسے کہا کہ تم بات کررہے ہو کہ مستقبل میں یہ زمانہ آئے گا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ زمانہ تو پہلے سے تھا۔ احادیث میں ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورت اور مرد ایک ہی جگہ پر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ آگے مرد اور پیچھے عورتیں ہوتی تھیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ کیا ایسا زمانہ آئے گا یہ تو کوئی سوال نہیں۔ یہ زمانہ تو آچکا ہے اور یہ تجربہ ہوچکا ہے۔ اب تو عورتوں نے اپنی سہولت کیلئے کہ ان کو اُٹھنے بیٹھنے میں زیادہ سہولت اور آزادی ہو کیونکہ حیا ہر شخص کے ایمان کا حصہ ہے اور عورت کے ایمان کا بھی حصہ ہے۔ اس لئے حیا کی وجہ سے عورتوں نے خود چاہا کہ بجائے اس کے کہ ہم ایک ہی ہال میں مردوں کے ساتھ بیٹھیں انہوں نے علیحدہ جگہ بنالی۔ کیونکہ نمازوں کے مختلف postures ہوتے ہیں۔ ان postures میں بعض دفعہ کپڑا اٹھ جاتا ہے، بعض اوقات انسان عبادت میں اتنا involve ہوجاتا ہے کہ صحیح طرح خیال نہیں رکھا جاسکتا۔ یا ویسے بھی بعضوں نے مختلف قسم کے لباس پہنے ہوتے ہیں جن میں ان کو آسانی محسوس نہیں ہوتی اور اپنا آپ comfortable feel نہیں کررہی ہوتیں۔ اس لئے عورتوں نے خود اپنا ہال علیحدہ کردیا ہے۔ جہاں تک ساتھ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کا سوال ہے تو یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ایک عبادت ہے اور اگر نمازیں ساتھ پڑھیں گے تو اسی فیصد لوگ نماز میں اللہ کی طرف توجہ دینے کی بجائے عورت کی طرف توجہ دیں گے۔ یا اگر عورت آگے کھڑی ہوگی تو پھر بھی توجہ قائم نہیں رہے گی۔ تو عبادت کو عبادت رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا کہ عورتیں مرد ایک جگہ نماز پڑھ سکتے ہیں، لیکن مرد آگے اور عورتیں پیچھے ہوں اور اب آسانی کی خاطر عورتوں نے اپنا ہال علیحدہ کرلیا ہے۔ تو میں نے اسی سیاستدان سے سوال کیا کہ تم خود بتاؤ کہ تم لوگوں میں سے کتنے حیادار ہوں گے۔ تو کہنے لگا کہ مجھے آپ کی بات سمجھ آگئی ہے اور ہنس پڑا اور اس کے بعد اس نے کئی جگہ مجلسوں میں quote کیا کہ میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ کیا اتنا ایڈوانس زمانہ آئے گا کہ عورت مرد بیت میں ایک جگہ اکٹھے ہوں گے تو مجھے جواب ملا کہ ایسا زمانہ آکر جاچکا ہے۔ تو اس طرح کے مختلف issues اُٹھتے رہتے ہیں اور اُٹھ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر interest کے بارہ میں آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ قرآن شریف سود کے بارہ میں کیا کہتا ہے۔ آجکل بڑے economic crisis آرہے ہیں اور یہ آجکل کا بڑا burning issue ہے۔ پھر اگر آپ اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ day to day ایشوز (issues) اُٹھتے رہتے ہیں اور انہی کو contemporary issues کہتے ہیں۔ ان میں سے بہت سارے مسائل کا جواب تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی ایک کتاب .... Response to the Contemporary Issues میں دے دیا ہے۔ تو وہ آپ پڑھ لیں۔ جب آپ پڑھیں گے تو اس کے بعد جو issues اُٹھ رہے ہوں گے ان کے جوابات آپ خود دیتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ بھی مدد کردیتا ہے۔ اب آپ کو یہ سوال کہ کیا ایسا زمانہ آئے گا جب عورتیں اور مرد اکٹھے ہوکر نماز ادا کریں گے لٹریچر میں تو نہیں ملے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہی دل میں ڈال دیا اس کا جواب یہ ہونا چاہئے اور وہ جواب اس کو پسند بھی آگیا۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ مدد کردیتا ہے۔ اس لئے خود بھی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر داعی الی اللہ کے سامنے مختلف کلچر، مختلف ethnicities اور مختلف ملکوں کے لوگ ہوتے ہیں۔ ہر ایک نے اپنا ایک معیار رکھا ہوا ہے جس کے مطابق وہ سوال کرتے ہیں۔ وہ سارے سوال بھی consildate ہوکر ایک جگہ مرکز میں آنے چاہئیں اور یہاں سے پھر اس کے صحیح جواب تیار کر کے سب داعیان الی اللہ کو distribute ہونے چاہئیں۔ تو اس طرح بھی آپ کی ایک باقاعدہ ٹریننگ جاری رہے گی۔

اب مثلاً عورتوں کے پردہ کا ہی سوال ہے اور (-) میں سے اُٹھتا ہے۔ بعض عرب ملکوں کی عورتیں یہ سوال اٹھاتی ہیں کہ ٹھیک ہے آپ کی باتیں بھی ٹھیک، آپ کی دلیلیں بھی ٹھیک ہیں۔ حضرت مسیح موعود بھی آگئے لیکن ہم بیت میں گئے تھے وہاں عورتوں کا پردہ صحیح نہیں تھا۔ اس لئے آپ لوگ صحیح نہیں ہیں۔ جس نے اعتراض کرنا ہے وہ اس بات پر بھی اعتراض کردیتا ہے۔ ایک مصری خاتون کی طرف سے مجھے اعتراض آیا تھا۔ میں نے اُسے کہا کہ وہ خود بتائے کہ کیا پردہ ہونا چاہئے تو اس نے کہا کہ پردہ میں بال ڈھانکنے کا حکم ہے۔ جبکہ ہماری عورتیں برقعہ پہنتی ہیں تو بال نہیں ڈھانکتیں۔ میں نے کہا کہ اصل پردہ بھی یہی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی جو پردہ کی تعریف فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ ماتھا ڈھکا ہوا ہو اور بال نظر نہ آئیں اور اسی طرح پچھلے بال بھی نظر نہ آئیں اور ٹھوڑی کے ساتھ ہوکر نقاب پیچھے کی طرف گیا ہو۔ یہی صحیح پردہ ہے۔ اسی طرح اور بھی issues ہیں جن کے جوابات آپ کو آنے چاہئیں۔ اس قسم کے جو اعتراضات اُٹھتے رہتے ہیں اس کی اگر آپ فیڈ بیک دیتے رہیں گے تو اس سے تربیت کے شعبہ کو، لجنہ کو، خدام کو اور انصار کو بھی مدد ملے گی کہ وہ کس طرح اپنے تربیتی پروگرام بنا سکتے ہیں۔ تو اس طرح آپ لوگوں کو فیلڈ میں مختلف قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا رہے گا اور مختلف مسائل کا پتہ لگتا رہے گا۔ ماشاء اللہ آپ کے بھی fertile ذہن ہیں۔ آپ خود بھی جوابات دینے کے طریقے explore کریں۔

☆ایک خادم نے سوال کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1973ء میں فرمایا تھا کہ پچاس سال کے عرصہ میں جرمنز کی ایک کثیر تعداد دین حق قبول کرلے گی۔ اس حوالہ سے ہمارے پاس صرف گیارہ سال باقی رہ گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمن لوگ دین حق تو قبول کررہے ہیں۔ اس وقت جرمنی میں ایک بہت بڑی تعداد ہے جو (مومن) ہورہی ہے۔ مجھے فرانس میں ایک جرمن ڈپلومیٹ ملا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ جرمنوں کی بڑی تعداد (مومن) ہورہی ہے لیکن میری یہ خواہش ہے کہ اگر انہوں نے (مومن) ہی ہونا ہے تو پھر وہ احمدی (-) ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پچاس سال کہا تھا تو وہ بالکل specific عرصہ نہیں ہوتا اس میں کچھ کمی بیشی ہوسکتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کیا انہوں نے کسی اندازے کے مطابق یہ کہا تھا یا پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خبر پاکر کہا تھا۔ تو یہ ساری باتیں دیکھنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر بعض چیزیں ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ بعض خاص حالات کی وجہ سے بدل بھی دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی تو اللہ تعالیٰ نے ایک قسم کا حکومت دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی زندگی میں حکومت ملی؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم چالیس سال تک ویسے ہی صحراؤں میں پھرتی رہی۔ تو آج اگر احمدی اس قابل ہوگئے ہیں کہ انہوں نے اپنے تقویٰ کا معیار بھی بڑھا لیا ہے اور دعائیں بھی کر رہے ہیں اور دعوت الی اللہ بھی کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے وہ کثرت کے ساتھ جرمنوں کو دین حق میں داخل کرلیں گے۔ لیکن اگر آپ کے معیار وہ نہیں ہیں اور دنیاداری میں پڑ گئے ہیں تو پھر اپنی فکر کرنی چاہئے۔ ہر پیشگوئی حالات کے ساتھ مشروط ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ تم لوگوں نے اپنی ترقی کو اپنی حرکتوں کی وجہ سے چالیس سال پیچھے کرلیا ہے حالانکہ اُس زمانہ میں تو رفقاء بھی موجود تھے۔ اب خود اندازہ لگالیں کہ اس بات کا کیا مطلب ہے۔

☆ایک داعی الی اللہ نے سوال کیا کہ contemporary issues میں سے ایک سوال یہ بھی اُٹھتا رہتا ہے کہ شریعت اور جرمن لاء (German Law) ایک دوسرے کے ساتھ compatible نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کیا جرمن لاء کہتا ہے کہ ہر شخص کو اپنا مذہب اپنی مرضی کے مطابق اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے؟ اگر جرمن لاء نے ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق مذہب اختیار کرنے کی اجازت دے رکھی ہے تو شریعت بھی یہی کہتی ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ اس طرح تو دونوں compatible ہیں۔

☆داعی الی اللہ نے سوال کیا کہ جب مزید گہرائی میں جائیں تو کہتے ہیں کہ دینی قانون میں polygamy (تعدد ازدواج) کی اجازت ہے جبکہ جرمن لاء میں اس چیز کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں جرمنی میں تو (-) کیلئے ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی شرط کو accept کرلیتے ہیں مگر انگلستان میں اس حوالہ سے سخت قانون ہے۔ یہاں جرمنی میں کئی ایسے احمدی ہیں جن کی دو دو بیویاں ہیں اور یہاں کے قانون نے ان کو accept کیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصل سوال یہ ہے کہ آئین کیا چیز ہے؟ آئین تو بدلتے رہتے ہیں۔ آئے روز آئین میں amendments ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن شریعت تو چودہ سو سال سے چل رہی ہے اس میں تو کوئی amendment نہیں ہوئی۔ تو ان کے آئینوں میں اوپر نیچے اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ یہ ساری باتیں مان لیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی ہر ملک میں ان کے قانون کے مطابق سزائیں مقرر ہیں۔ اگر دین حق کہتا ہے کہ چور کے لئے ہاتھ کاٹنے کی سزا ہے۔ تو اس کی بھی بعض شرائط ہیں۔ ہر ایک چور کا ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔ یہ ایک تفصیلی مضمون ہے۔ وقت کی کمی کے باعث اس وقت بیان نہیں ہوسکتا اور یہاں جو قانون لاگو ہے اس کے متعلق احمدی یہ تو نہیں کہتے کہ اگر ہم نے کوئی چور پکڑا تو ہم اس کے ہاتھ کاٹ دیں گے۔ جس ملک میں رہتے ہیں اس ملک کے قانون سے اتفاق کرنا پڑے گا۔ اسی طرح دین حق نے بھی تو ایک سے زیادہ شادی کرنے کیلئے شرائط رکھی ہیں۔ یہ تو نہیں کہا کہ جاؤ اُٹھو اور جاکر چار لڑکیاں پکڑ کر شادی کرلو۔ دین حق تو کہتا ہے کہ تمہیں ایک، دو، تین یا چار تک شادیاں کرنے کی اجازت ہے لیکن اس کی بعض شرائط ہیں۔ اس میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر تم ان سے انصاف نہیں کرسکتے تو نہ کرو۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ اگر تمہیں پتہ ہو کہ تمہاری ایک شادی کرنے کے بعد تمہاری ذمہ داری کیا ہے اور بیوی کے کیا حقوق ہیں جو تم نے ادا کرنے ہیں اور ان کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے تم پر کتنا بڑا گناہ ہے اور مرد کو اس کے بعد کتنی سزا ملے گی۔ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ پر یقین ہو تو شاید آپ ایک

شادی بھی نہ کریں۔ پھر ایک سے زیادہ شادی کرنے کی وجوہات بھی بیان فرمائیں۔ مثلاً یہ کہ اگر ایک عورت کے ہاں اولاد نہیں ہوسکتی تو اولاد کی خاطر دوسری شادی ہوسکتی ہے۔ بیوی بیمار ہوگئی ہے اور اپنے حقوق ادا نہیں کرسکتی تو مرد بجائے اس کے کہ جس طرح یہاں ہوتا ہے کہ ادھر اُدھر ہاتھ پیر مارتا ہے اور دو دو سہیلیاں رکھی ہوئی ہیں۔ یہاں نہ عورت مرد پر اعتبار کرتی ہے اور نہ مرد عورت پر کرتا ہے۔ دو چار سال اکٹھے رہتے ہیں اور پھر اس کے بعد الگ ہوجاتے ہیں۔ یہاں 65% شادیاں اسی لئے ٹوٹتی ہیں۔ تو بجائے ادھر اُدھر جانے کے بہتر ہے کہ شادی کرلو۔ شریعت نے ایک جواز پیدا کیا ہے۔

پھر یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا آدمی ہے جس پر دینی ذمہ داریاں ہیں اور دین کی اصلاح کیلئے اگر زیادہ شادیاں کرتے ہیں جیسے آنحضور ﷺ نے کیں یا بعض دیگر بزرگان نے کیں۔ تاکہ عورتوں میں بھی بہتر تربیت کے سامان پیدا کئے جاسکیں تو اس کیلئے اجازت ہے۔ ایسے نہیں کہ منہ اُٹھا کر کہو کہ ہمیں حق ہے شادیاں کرنے کا تو ہم نے شادی کرنی ہے۔ یا مرد کہہ دیتا ہے کہ مجھے عورت کو مارنے کا حق ہے۔ تو اس کو مارنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جہاں مارنے کا حق ہے اُس سے پہلے بہت ساری شرائط پوری کرنی ہیں۔ ایسے نہیں کہ اُٹھے اور ڈنڈا ہاتھ میں لیا اور مارنا شروع ہوگئے کہ میں تمہارا سر پھوڑ دوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حوالہ سے مزید فرمایا:

دیکھیں احمدی ہر ملک میں law abiding ہیں۔ حتیٰ کہ پاکستان میں بھی law abiding ہیں۔ لیکن اگر پاکستان کا قانون کہتا ہے کہ احمدی نماز نہیں پڑھ سکتے تو کیا ہم نماز پڑھنا چھوڑ دیں؟ پاکستان کا قانون کہتا ہے کہ کسی کو السلام علیکم نہ کہو تو کیا ہم السلام علیکم کہنا چھوڑ دیں؟ پاکستان کا قانون کہتا ہے کہ تم اپنے آپ کو (-) نہ کہو تو کیا ہم اپنے آپ کو غیر ...... تسلیم کرلیں؟ بعض ایسے مسائل ہیں جن میں سٹیٹ کو interfere نہیں کرنا چاہئے۔ اس چیز کو سمجھانے کیلئے لمبی محنت کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے یہاں جو loyality پر جو تقریر کی تھی اور دوسرے ایڈریسز میں بھی بتاتا رہتا ہوں کہ بعض ایسے ذاتی معاملات ہوتے ہیں جن سے سٹیٹ کا کوئی حرج نہیں ہوتا۔ تو سٹیٹ کو لوگوں کے ایسے ذاتی معاملات کے اندر interfere کر کے لوگوں میں بلاوجہ کی frustration پیدا نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ پھر ایک وقت آتا ہے جب اُس آئین کے خلاف آواز اُٹھتی ہے۔ اور پھر آئین میں amendments ہوتی ہیں۔ اسی لئے آئین میں amendment کی گنجائش رکھی جاتی ہے۔ یہ تو نہیں کہا جاتا کہ آئین اب صحیفۂ قرآنیہ ہوگیا ہے۔ جہاں تک مذہب اجازت دیتا ہے تو آپ کرسکتے ہیں۔ جہاں تک قانون کہتا ہے نہ کرو تو آپ قانون کو force نہیں کرسکتے کہ آپ میری دوسری بیوی کو بیوی کے طور پر رجسٹرڈ کرو۔ اگر آپ کی دو بیویاں ہیں اور ایک بیوی جو کہ قانون میں رجسٹرڈ نہیں ہے اگر آپ اس کو طلاق دیتے ہیں تو پھر قانون میں جو اس کے حقوق ہیں وہ اس کو نہیں ملیں گے۔ لیکن شریعت نے جو حقوق رکھے ہیں وہ آپ کو ادا کرنے پڑیں گے اور ایسے مواقع پر law arbitration یا ثالثی کا قانون کام کرجاتا ہے۔ تو یہ ساری چیزیں دیکھنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

صرف قانون میں ایک ہی بات تو نہیں ہے کہ بیوی اور شادی اور بھی کئی چیزیں ہیں۔ ہم ان چیزوں میں law abiding ہیں۔ کیا شریعت چوری کرنے اور ڈاکے ڈالنے کی اجازت دیتی ہے؟ کیا شریعت کہتی ہے کہ دوسروں کے حقوق ادا نہ کرو؟ اگر قانون ان باتوں کی اجازت نہیں دیتا تو شریعت بھی ان باتوں کی طرف قانون کی نسبت زیادہ زور دیتی ہے۔ یہاں کے قوانین تو ایسے ہیں کہ آپ کو اپنے حقوق کیلئے elected legislatures کے ذریعہ مطالبہ کرنا پڑتا ہے لیکن شریعت کہتی ہے کہ تم بغیر مطالبہ کے حقوق ادا کرو۔ ہر ایک شخص دوسرے کا حق ادا کرے۔ ہر حکومت اپنی رعایا کا حق ادا کرے اور ہر رعایا اپنی حکومت کا حق ادا کرے۔ پھر شریعت کہتی ہے کہ امانتیں صحیح طرح پہنچاؤ۔ تمہارا ووٹ تمہاری ایک امانت ہے اس کا حق ادا کرو۔ جو ایماندار ہے اُس کو ووٹ دو۔ یہ نہیں کہ فلاں میرا رشتہ دار اور فلاں میری پارٹی کا ہے اس لئے اُسے ووٹ دے دو۔ یا فلاں پارٹی کا manifesto پسند آگیا تو اس لئے اُس پارٹی کے شخص کو ووٹ دے دیا بلکہ اپنے علاقہ میں دیکھو کہ کون ایسا شخص ہے جو انسانیت کی خدمت کرنا جانتا ہے اور جو اپنے سپرد امانت کا حق ادا کرسکتا ہے اُس کو ووٹ دو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض minor issues ہیں لیکن وہ issues ایسے نہیں ہیں جس پر قانون گرفت کرتا ہو۔ تم نے اگر دو بیویاں رکھنی ہیں تو قانون تمہیں ہتھکڑی نہیں لگائے گا۔ تمہیں جیل کے اندر نہیں ڈالے گا اور یہ ایک ایسی بات ہے جیسے کہتے ہیں خاموشی سے تسلیم کرلینا۔ تو ان کو بھی پتہ ہے کہ یہ ہمارے آئین اور قانون میں سقم ہے۔ اسی لئے وہ خاموشی سے دو بیویوں کو تسلیم کرلیتے ہیں۔ بلکہ میرے علم میں یہاں کے بعض ایسے لوگ بھی ہیں جن کی دو بیویاں ہیں اور ان کی دوسری بیوی کے جو سوشل یا لیگل رائٹس ہیں وہ بھی بحیثیت بیوی کے دیئے جارہے ہیں۔ خاوند کے انکم ٹیکس میں جو کمی ہے وہ اس کی دو بیویوں کی وجہ سے پوری کی جارہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کہیں نہ کہیں قانون میں بھی جگہ خالی ہے جو تمہیں اجازت دیتی ہے۔ اس حوالہ سے یہاں کا قانون اتنا rigid نہیں ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر آپ نے چوری کی ہے تو پھر سزا بھگتنی پڑے گی۔ اس میں کسی قسم کی چھوٹ نہیں ہے۔

☆ایک داعی الی اللہ نے کہا کہ الحمدللہ جرمنی میں دعوت الی اللہ ہورہی ہے اور جرمنی ہمارا اس وقت فوکس ہے لیکن حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ہے کہ رشیا میں ریت کے ذروں کی طرح دین پھیلے گا۔ اس حوالہ سے بھی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض رشین سٹیٹس مسلمانوں کی ہیں اور وہاں پر بڑی بڑی بیوت بھی تعمیر ہورہی ہیں لیکن دین حق کا صرف نام ہی باقی رہ گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہاکی کی بعض ٹیمیں بنائی تھیں جو ان سٹیٹس میں جایا کرتی تھیں۔

اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ساری باتیں میرے علم میں ہیں اور ان پر کام بھی ہورہا ہے۔ لیکن وہاں آجکل کے حالات بیس سال پہلے کے حالات سے مختلف ہیں۔ ان ممالک میں مخالفت شروع ہوچکی ہے۔ اور وہاں کے بعض لوگوں پر حکومت کی طرف سے سختیاں بھی کی جارہی ہیں۔ بعض جگہوں پر ہماری جماعت کی رجسٹریشن کو کینسل کیا جارہا ہے۔ تو یہ ساری چیزیں میرے علم میں ہیں۔ ہمارے (مربیان) وہاں موجود ہیں۔ بعض (مربیان) یونیورسٹیوں میں داخل ہیں۔ وہ ساتھ ساتھ پڑھائی بھی کررہے ہیں اور دعوت الی اللہ بھی ہورہی ہے۔ اور اب اللہ کے فضل سے رشین زبان میں بھی اور ان کی مقامی زبانوں میں بھی ایم ٹی اے کے پروگرام جارہے ہیں۔ میرا خطبہ باقاعدہ ہر ہفتہ ترجمہ ہوکر وہاں سنا جارہا ہے۔ مجھے روزانہ رشین احمدیوں کے کئی خطوط موصول ہوتے ہیں جن میں اخلاص و وفا کا اظہار پیدائشی احمدیوں سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ پہلے یہ نہیں ہوتا تھا کہ میری ڈاک میں رشین لوگوں کے خطوط ہوں اور اب کافی خطوط رشین زبان کے آتے ہیں۔ وہ رشین میں لکھتے ہیں اور ان کا ترجمہ ہوکر میرے پاس آتا ہے اور پھر لندن میں جو رشین ڈیسک کام کررہا ہے وہ ان احباب کو رشین زبان میں جواب دیتا ہے۔ کئی احباب کے ساتھ میرا ایک personalcontact پیدا ہوچکا ہے۔ بلکہ ان میں سے بعض کے معیار اتنے ہیں کہ جب میں 2008ء میں انڈیا گیا ہوں تو ایک رشین نے مجھے لکھا کہ اُس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو اور اپنی فوت شدہ پھوپھی کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان سے آئی ہے اور کہا کہ ہم نے تمہارے خلیفہ کو محفوظ واپس بھیج دیا ہے۔ کہتا کہ مجھے اس خواب کی سمجھ نہیں آئی لیکن جب آپ انڈیا سے واپس آئے تو تب مجھے معلوم ہوا کہ انڈیا کے حالات کیا تھے اور کیوں واپسی ہوئی۔ تو اس حد تک ان کے ایمان اور اخلاص پہنچے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے واقعات ہیں جو شاید آپ کے علم میں نہ ہوں۔ میرے علم میں تو بہت زیادہ ہیں۔

جرمنی میں (دین حق) کے پھیلنے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انشاء اللہ تعالیٰ جرمنی میں بھی جلد آثار ظاہر ہوں گے۔ **بعض لوگوں کی خوابیں اور بعض میری اپنی بھی ہیں جس سے مجھے لگتا ہے کہ خلافت خامسہ کے دور میں جرمنی میں بہتر رنگ میں احمدیت پھیلے گی۔** لیکن احمدیت کے پھیلنے کیلئے شرط ہے کہ ہمیں اپنی حالتوں کو بھی بدلنا پڑے گا۔

☆ایک نوجوان نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں اور بعض دوسری جگہوں پر بہت خوبصورت بیوت تعمیر ہورہی ہیں تو اس حوالہ سے بعض سوال کرتے ہیں کہ جماعت کے پاس اتنا پیسہ کہاں سے آتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لوگ کما کر اور اپنی جیبیں کاٹ کر پیسے دیتے ہیں۔ اب جو ناروے کی بیت بنی ہے وہاں انہوں نے کئی ملین پاؤنڈز خرچ کئے ہیں۔ اس میں کئی مثالیں میرے سامنے ہیں لیکن میں ایک مثال دے دیتا ہوں کہ ایک شخص نے وعدہ کیا کہ وہ بیت کیلئے ایک لاکھ کرونر دے گا۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کرنے کیلئے ویک اینڈ پر اور روزانہ شام کو دو گھنٹے ٹیکسی چلانا شروع کردی اور اس سے جتنے پیسوں کی آمد ہوتی تھی وہ بیت میں چندہ دے دیتا تھا۔ اس طرح اس نے ایک لاکھ کرونر سے بھی زیادہ چندہ دے دیا۔ تو یہ قربانی کا مادہ ہے جو احمدیوں میں ہے۔ آپ بھی اپنے اندر یہ مادہ پیدا کریں۔ اگر لوگ ایک بیت کے بننے پر اعتراض کرتے ہیں تو آپ کہیں کہ ہم اس طرح کی دس بیوت بنا کر دکھا سکتے ہیں۔

☆ایک داعی الی اللہ نے کہا کہ بعض اوقات ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن قوم دل سے دین کو قبول کرہی چکی ہے۔ اب تو کنڈر گارٹن میں بسا اوقات بچوں کو بلا کر تلاوت کرواتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر آنی ہے اس کیلئے آپ نے میدان جیتنے ہیں اور وہ میدان اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرکے جیتنے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور دعائیں کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے دیکھیں۔ اب بس اگر کمی ہے تو آپ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دَین میں کوئی کمی نہیں ہے۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی دَین کے روز نظارے دیکھتا ہوں۔

اس پروگرام کا اختتام بارہ بجے ہوا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم چوہدری مظفر اسلام صاحب دھاریوال دارالیمن شرقی احسان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی وجیہہ مظفر واقفہ نو نے چار سال سات ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور صحیح تلفظ کے ساتھ ختم کرلیا ہے۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت محترمہ امۃ النصیر ظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ محلّہ دارالیمن شرقی احسان ربوہ کو ملی۔ تقریب آمین مورخہ 2 دسمبر 2012ء کو دارالیمن شرقی احسان ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مشہود احمد صاحب نے عزیزہ سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ سعادت ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری مجید احمد باجوہ صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری مبشر احمد باجوہ صاحب آف کھوکھر والی ضلع نارووال ذیابیطس، ہارٹ اور گردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ڈائیلسز ہو رہے ہیں۔ ہسپتال سے گھر آگئے ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالناصر منصور صاحب مربی سلسلہ اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بھابھی مکرمہ ناصرہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم ظفر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع نارووال بیمار ہیں۔ انمول ہسپتال لاہور سے علاج ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم شاہد مجید شاہد صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ دارالفتوح ربوہ بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کے باعث شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو صحت و کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

نکاح

مکرم حافظ محمود احمد طاہر صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ النور صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم خالد حسین نائیک صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب آسنور ضلع کلگام ریاست کشمیر بھارت کے ساتھ محترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو بعد از نماز مغرب و عشاء بیت اقصیٰ قادیان میں مبلغ ڈیڑھ لاکھ بھارتی روپے حق مہر پر کیا۔ دلہن محترم محمد نواز صاحب ٹھکوڑی حال دارالعلوم وسطی ربوہ کی پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب ڈار مرحوم آف چکار ضلع مظفر آباد کی نواسی ہے۔ اسی طرح دلہا محترم عبدالقدیر نائک صاحب نمبردار آسنور کشمیر کا پوتا اور محترم عبدالعزیز وانی صاحب مرحوم آف آسنور کشمیر کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم مبشر احمد تسلیم صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم فواد احمد تسلیم صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مورخہ 17 جنوری 2013ء کو ہمراہ مکرمہ شہنیلا منیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب جرمنی کے ساتھ مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ دلہا مکرم حسن محمد صاحب مرحوم راجوری چار کوٹ کا پوتا اور حضرت قاضی محمد اکبر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ہے۔ دلہن مکرم چوہدری بشیر احمد کلو سوہلوی قادیان کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پاکستان کرکٹ بورڈ لاہور کو ویڈیو کیمرہ آپریٹر کی ضرورت ہے۔

اٹلس ہونڈا لمیٹڈ کو مینجمنٹ ٹرینی، ایگزیکٹو/ سسٹم آفیسر اور اسسٹنٹ فورمین کی خالی آسامیوں کے لئے افراد کی ضرورت ہے۔

ستارہ کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ فیصل آباد کو مینیجر سول پراجیکٹ، بزنس کلب مینیجر، نیشنل مارکیٹنگ مینیجر فارفنشڈ فیبرکس، ڈپٹی مینیجر فنانس اینڈ اکاؤنٹس، ایگزیکٹوز پرسنل سیکرٹری فارسینئر ایگزیکٹو، شاپ سپروائزر (میل / فی میل)، سائٹ انجینئر، آرکیٹکچر ڈرافٹس مین اور سیلز آفیسر ایگری پراڈکٹس کی ضرورت ہے۔

انٹرلوپ لمیٹڈ کھرڑیانوالہ فیصل آباد کو ٹریٹی ٹیکنیشن لیب، ٹرینی مکینک، ٹرینی سپروائزر، فیبریکیٹر اور بوائلر آپریٹر کی آسامیوں کے لئے تجربہ کار اور محنتی افراد کی ضرورت ہے۔

کالج آف فزیشن اینڈ سرجن پاکستان کو DAE(Civil)،3 سے 5 سالہ تجربہ کار سب انجینئر کی ضرورت ہے۔

فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ کو SAP Consultants کی ضرورت ہے۔

Mari Petroleum Company میں ایڈمن اسسٹنٹ، کیمپ باس، فیلڈ کیمپ باس، سٹور سپروائزر، اسسٹنٹ ڈرلنگ سپروائزر، اسسٹنٹ کیبل چیف، فیلڈ مکینک، پلانٹ اٹینڈس، ڈرلنگ فورمین، ڈرلر، کیبل فورمین، شوٹر، اسسٹنٹ شوٹر، ڈرائیور، ورکشاپ مکینکس، ویلڈر، آٹو الیکٹریشن، وائبریٹر مکینک اور ریڈیو آپریٹر کی خالی آسامیوں کے لئے محنتی تجربہ کار افراد کی ضرورت ہے۔

میپل لیف سیمنٹ فیکٹری لمیٹڈ کو اے سی ایم اے، سی اے انٹر، ایم کام، ایم بی اے (فنانس) پاس سٹور مینیجر کی ضرورت ہے۔

یونیورسٹی آف گجرات حافظ حیات کیمپس میں پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرارز کی ضرورت ہے۔

تیکسلا کینٹ میں واقع ایک سرکاری ہسپتال کو پیتھالوجسٹ، میڈیکل سپیشلسٹ، ای این ٹی سپیشلسٹ اور میڈیکل سپیشلسٹ کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کے لئے 27 جنوری 2013ء کا اخبار "روزنامہ جنگ" ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

تبدیلی پتہ دارالصناعۃ

ادارہ دارالصناعۃ دارالعلوم وسطی سے تبدیل ہو کر پلاٹ نمبر 35/1 دارالفضل غربی چونگی نمبر 3 سے 100 گز آگے شفٹ ہو گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

موبائل نمبر 0336-7064603

(ڈائریکٹر دارالصناعۃ ربوہ)

جلسہ سیرۃ النبیؐ

(مجلس نابینا ربوہ)

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 27 جنوری 2013ء کو جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت خاکسار خلافت لائبریری میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم رانا ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ، مکرم محمد حسین تبسم مربی سلسلہ، مکرم ناصر احمد ملہی صاحب (ر) مربی سلسلہ اور خاکسار نے سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ کل حاضری 19 تھی۔ اختتامی دعا مکرم ناصر احمد صاحب ملہی (ر) مربی سلسلہ نے کروائی۔ آخر پر تمام حاضرین کی خدمت میں عمدہ ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسوہ رسولؐ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم امان اللہ گرگیز صاحب ولد غلام رسول صاحب وصیت نمبر 73973 نے مورخہ 20 مئی 2008ء کو ساکن خدا آباد P/O کھڈ ہر ضلع بدین سے وصیت کی تھی۔

مکرم شاہد احمد گھمن ولد عبدالحمید گھمن صاحب وصیت نمبر 74116 نے مورخہ 26 مئی 2008ء کو پرانی چکی والی گلی فتح گڑھ روڈ محلہ غوث پورہ سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔

مکرم وسیم احمد صاحب ولد خلیل احمد صاحب وصیت نمبر 74118 نے مورخہ 26 مئی 2008ء کو مکان نمبر 13/966 گلی آرائیاں محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر سے وصیت کی تھی۔

بعد وصیت ان کا دفتر سے کوئی رابطہ نہ ہے۔ اگر خود یہ اعلان یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چاردیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ایم ٹی اے کے پروگرام

11 فروری 2013ء

1:35 am	الاسکا۔انگلش ڈسکوری پروگرام
2:10 am	پریس پوائنٹ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
4:15 am	سوال وجواب
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
6:15 am	گلشن وقف نو
7:30 am	الاسکا۔انگلش ڈسکوری پروگرام
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
9:10 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس النبی ﷺ
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	وقف نو اجتماع
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
4:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اوردرس النبی ﷺ
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
8:35 pm	شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
9:05 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	وقف نو اجتماع

12 فروری 2013ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:25 am	راہ ہدیٰ
2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
3:50 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
4:25 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	ان سائیٹ
5:50 am	الترتیل
6:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2013ء
7:10 am	کڈز ٹائم
8:30 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
9:20 am	شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:15 pm	آئل پینٹنگ
1:55 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اوران سائیٹ
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	سپینش سروس
9:00 pm	بائبل کی پیشگوئیاں
9:30 pm	سیرت النبی ﷺ
10:00 pm	فرنچ پروگرام
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء

ربوہ میں طلوع وغروب 2۔فروری

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:45

مکان برائے فروخت

برقبہ 5 مرلہ واقع دارالصدر شمالی ھدیٰ برائے فروخت ہے

برائے رابطہ: شفقت شہزاد 0333-6707262

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز

مجید پکوان سنٹر

4/3 یادگار روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

سیل سیل سیل

تمام ورائٹی صرف -/200 روپے میں مورخہ 2 فروری سے

کامران شوز ریلوے روڈ ربوہ

ایک مرتبہ پھر نہایت مناسب ریٹ

لیڈیز جینٹس اور بچگانہ ورائٹی پر سیل شروع

مورخہ 2 فروری سے آغاز محدود مدت کیلئے

تمام ورائٹی پر سیل

بچگانہ جوتا 250 روپے صرف

مس کولیکشن شوز

اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6215344

مکان برائے فروخت

واقع باب الابواب شرقی برقبہ 6 مرلہ 182 مربع فٹ ہر سہولت کے ساتھ نہایت کم قیمت پر برائے فروخت ہے

رابطہ: 0305-6934711

خداتعالیٰ کے فضل اوررحم کے ساتھ

ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز

النور ڈیپارٹمنٹل سٹور

مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

FREE HOME DELIVERY

پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں

047-6215227, 0332-7057097

تاج آکشن (نیلام گھر) سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کے درج ذیل گھریلو سامان کی خرید وفروخت

ڈبل بیڈ، صوفہ سیٹ، اے سی سپلٹ اور ونڈو، کراکری، الیکٹرونکس، جنریٹر اور ہر قسم کا سکریپ، نیز پرانے کنورٹر اور جنریٹر دستیاب ہیں۔

جنریٹر، بیڈ، صوفہ سیٹ، اے سی کرایہ پر بھی دستیاب ہیں۔

ہمارا اصول۔ایک دام۔خوش اخلاق گفتگو

رحمٰن کالونی۔ڈگری کالج روڈ ربوہ

فون: 0476213765-0476212633

موبائل: 03334505232-0331-7797210

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874

First Flight (Regd.) Express

INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES

DHL VIA DUBAI

Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

STUDY IN GERMANY

➢ **Quick Package** for students with:

● **Intermediate** (Pre- Eng.,Pre- Medical, General Science, Economics, Computer Science, Commerce) Minimum 65% Marks

Bachelor (B.Sc,B.C.S, B. Eng, B Com. B.B. A and other Technical fields)

& **A- Level** (with 4 subjects, 1 language) Minimum 65% Marks

Best offer for Pharmacy & Medical field students

Minimum 75% marks, fresh candidates preferred

ADMISSION IN JUST 4 WEEKS

EMBASSY APPEARANCE IN JUST 7 WEEKS

Deposit Fee: starting from 2560 Euros +Bank account 8.000 Euros

➢ **Direct Package** for students with:

● **Intermediate** (Requirement: good in Mathematics)

Study in English till Masters in just 18.000 Euros

Scholarship up to 5000 Euros on good performance

100% Visa: No bank account

Bachelors possible in several Engineering & Business fields

Deposite Fee: 18.000 Euros with accommodation and other facilities

Consultancy+Admission+Embassy Documentation+Interview Preparation

Even After reaching Germany, Pick up service from Airport till University

Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany

Office Tel: +4961508309820, Mob: +49176 56433243, +49 1577 5635313

Email:erfolgteam@hotmail.de Skype ID: erfolgteam

KOHISTAN STEEL

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10